بسم الله الرحمن الرحيم

THE HAQ CHAR YAAR WEBSITE
IS DEDICATED IN THE NAME OF
THE COMPANIONS [R.A]
OF
PROPHET [PEACE BE UPON HIM].
WE ARE REVEALING THE TRUTH AND
FACTS ABOUT THE ANTI SAHABAH [R.A]
PROPAGANDA OF
THE NON MUSLIM ORGANIZATIONS.

WWW.KR-HCY.COM

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکّعا سجدا یبتغون فضلاً من الله و رضوانا۔ سیما هم فی وجوههم من اثر السجود ذالك مثلهم فی التوراة و مثلهم فی الانجیل کزرعٍ اخرج شطئه فاذره فاستغلظ فاستوٰی علی سوقه یعجب الزراع لیغیظ بهم الکفار ۔ و قال فی مقامٍ آخر۔ لقد من الله علی المؤمنین اذ بعث فیهم رسولاً من انفسهم یتلو علیهم ایاته و یزکیهم و یعلمهم الکتاب والحکمة و قال رسول الله ﷺ اذا ظهرت البدع او الفتن و سبت اصحابی فلیظهر العالم علمه و قال رسول الله ﷺ اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا : لعنة الله علی شرکم و قال رسول الله ﷺ ۔اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم۔ صدق الله و صدق رسوله النبی الکریم۔

صدر جلسہ! حضرۃ اقدس معزز علمائے کرام گرامی قدر سامعین عزیز نوجوانو! آج یکم جون بروز جمعرات ۱۹۸۸ میں آپ کے شہر کی معروف دینی درسگاہ جامعہ بہلویہ کے اندر سالانہ اجتماع میں آپ سے مخاطب ہوں۔ جامعہ بہلویہ کے اس سالانہ اجتماع میں مجھے آپ سے آج پہلی مرتبہ مخاطب ہونے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ جامعہ میرے شیخ و مرشد اور ہزاروں مسلمانوں کے شیخ طریقت اور مرشد حضرت اقدس حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی نور اللہ مرقدہٗ۔ اللہ ان کی قبر مبارک پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

یہ ادارہ ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ان کے قصبے کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ میں آج مسرت محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے اس ادارے میں آپ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے جو ادارہ میرے مرشدؒ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ رب العزت کی بارگاہ میں

التجاء ہے کہ وہ ذات حق اس ادارے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب کرے۔

مدارس کے اجتماعات کے مقاصد

مدارس عربیہ کے سالانہ اجتماعات چند مقاصد کو سامنے رکھ کر سال میں صرف ایک مرتبہ منعقد کیے جاتے ہیں۔ مدارس کے سالانہ اجتماعات کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ عوام الناس کو ادارے کے معاونین کو ادارے کے ساتھ محبت اور تعلق رکھنے والے حضرات کو ادارے کی سالانہ کارکردگی سے مطلع کیا جائے۔ آئندہ ادارے کی ضروریات بتلائی جائیں اور آئندہ اس کے پروگرام سے آگاہ کیا جائے۔ ادارے میں تعلیم حاصل کر کے فارغ ہونے والے طلباء کو سند فراغت دی جائے اور انہیں اعزاز کے ساتھ رخصت کیا جائے اور انہیں ان کی آئندہ ذمہ داریوں سے واقف کرایا جائے۔ ساتھ ہی ادارے کا مسلک ادارے کا مؤقف عوام الناس پر واضح کیا جائے۔ یہ ہیں وہ مختصر مقاصد جنہیں سامنے رکھ کے مدارس عربیہ کے سالانہ اجتماعات منعقد کیے جاتے ہیں۔

آج کے اس اجتماع کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک حیثیت اس کی یہ ہے کہ یہ جامعہ کا سالانہ جلسہ ہے اور دوسری حیثیت اس کی یہ ہے کہ یہ ان افراد کے لیے ہے جو حضرت سے بیعت ہیں ان افراد کی تربیت کی خاطر بھی اسے سالانہ اجتماع کا نام دیا گیا۔ مجھے اجتماع کی جلسے کی ان دونوں حیثیتوں کو سامنے رکھ کر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے رات تقریباً بیت چکی ہے اس وقت تقریباً رات کا ٹھیک ایک بجا ہوا ہے۔ جلسہ کا یا گفتگو کرنے کا جو صحیح وقت ہے وہ تو بہر حال گذر چکا ہے لیکن آپ حضرات دور دراز سے سفر کر کے کچھ حاصل کرنے کے لئے آئے۔ اور میں بھی ایک لمبا سفر کر کے کچھ عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ اس لئے مجھے اور آپکو نیند کا خیال کیے بغیر آرام کی پرواہ کیے بغیر کچھ دیر مزید یہاں جمع رہنا ہے۔ اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ اگر ہم اس نیت کے ساتھ یہاں مزید کچھ وقت موجود رہے کہ ہمیں اللہ اور اس کے

رسولﷺ کی رضا حاصل ہو جائے تو جتنی دیر ہم یہاں موجود رہیں گے تو وہ لمحات میری اور آپ کی اخروی زندگی کے سجھنے کا سبب بن سکتے ہیں۔انما الاعمال بالنیات اعمال کا دارومدار انسان کی نیت پر ہے۔نیت ٹھیک ہے تو عمل کا نتیجہ بہتر نکلتا ہے۔نیت بری ہے تو نتائج برے نکلتے ہیں۔ مجھے یہ توقع ہے کہ آپ نیک ہی ارادہ اور نیک ہی نیت لیکر یہاں تشریف لائے ہیں۔

الفاظ،عنوان اور لہجہ بدل سکتا ہے مقصد نہیں

آپ حضرات کو بلکہ پاکستان کو ایک بہت بڑی تعداد کو یا یوں کہہ دیجئے کہ ایک خاصی تعداد جو اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں انہیں میری گفتگو کا انداز میرا موضوع سخن میری سوچ اور میری فکر معلوم ہے الفاظ بدل سکتے ہیں تقریر کا عنوان بدل سکتا ہے لہجے میں نرمی یا تلخی آسکتی ہے لیکن جہاں تک مقصد کا تعلق ہے وہ نہیں بدل سکتا ہے۔وہ اس لئے نہیں بدل سکتا ہے کہ میں ملک کے مختلف حصوں میں ایک بار نہیں متعدد مرتبہ یہ عرض کر چکا ہوں کہ میں نے اپنے رب سے یہ وعدہ کرلیا ہے اور یہ وعدہ کئے ہوئے بہت عرصہ ہو چکا ہے۔اور آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وعدہ اگر انسان سے کیا جائے تو اس کا نبھانا بھی ضروری ہے۔ جو مسلمان وعدہ رب سے کرے اسے نبھانا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے اور اس وعدے کو بہت عرصہ گذر گیا ہے آج کا وعدہ نہیں۔اور وعدہ بھی یا یہ عہد میں نے اپنے خالق سے ایسے حالات میں کیا ہے کہ آپ ان حالات کی سنگینی کو سمجھ نہیں سکتے ہیں اور میں شاید اس تفصیل میں نہیں جاؤنگا بہر حال اتنا ضرور عرض کرتا ہوں کہ میں نے اپنے رب سے وعدہ کرلیا ہے۔اور وہ وعدہ یہ ہے زندگی کے جتنے دن باقی ہیں اور جتنے اس نے خود دیئے ہیں وہ دن وہ ایام وہ لمحات میں ہر قیمت میں اصحابؓ رسول اور امہات المؤمنینؓ کی تعریف توثیق اور مدح میں گذاروں گا۔اور ساتھ دشمنان اصحاب رسول۔دشمنان امہات المؤمنینؓ کی تکفیر کو ملت اسلامیہ پر ہر قیمت میں واضح کرونگا۔

یہ واضح سا مؤقف ہے میں نے عرض کیا ہے الفاظ بدل سکتے ہیں لہجے میں تلخی یا نرمی آسکتی ہے لیکن مؤقف اور منزل نہیں بدل سکتے اور صرف یہی نہیں کہ میں اس مؤقف کو شاید جلسوں تک ہی بیان کر کے کافی سمجھتا ہوں۔ نہیں۔ بلکہ یہ خواہش اور تڑپ ہے کہ میں اسی مؤقف کو پاکستان کے اس اعلیٰ ادارے میں بھی پیش کرنے کی تڑپ رکھتا ہوں۔ جسے پاکستان کی نیشنل اسمبلی یا پاکستان کی قومی اسمبلی کہا جاتا ہے۔ یہ کیوں؟ میں یہ سمجھتا ہوں اور ہر پاکستانی یہ سمجھتا ہے کہ جب تک کسی برائی کو روکنے کے لئے مؤثر قانون نہ بنایا جائے اس قانون پر عملدرآمد نہ کیا جائے اس وقت تک وہ برائی نہ مٹ سکتی ہے نہ رک سکتی ہے نہ روکی جاسکتی ہے۔

آپ حضرات کو بخوبی علم ہے کہ قادیانی ایک ناسور تھا اور یہ ملعون پودا انگریز نے لگایا تھا۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی بغاوت قادیانیت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ایک عرصہ تک اس فتنے کے خلاف ملت اسلامیہ نے بھرپور جد جہد کی۔ علماء، وکلا، طلباء، دانشور، مشائخ عظام اولیاء اللہ سب نے بلا امتیاز قادیانیت کے خلاف اپنی جدوجہد کو جاری رکھا اور اس راہ میں انتہائی مشکلات سے گذرنا پڑا۔ آج آپ وہ شہداء گن نہیں سکتے جنہیں اس لئے اپنی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑا کہ انہوں نے قادیانیت کے کفر کو ان کے ارتداد کو سڑکوں پر بیان کیا تھا اور ان کے غیر مسلم قرار دیئے جانے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے سوا اور ان کا کوئی جرم نہیں ہے لیکن انہیں بہرحال سنگین حالات سے گذرنا پڑا۔ اتنی بڑی عظیم قربانی دینے کے بعد قادیانیت کی راہ نہیں رکی مسلمان جام شہادت نوش کرتے رہے اور قادیانیت میں اضافہ ہوتا رہا۔ وہ اور پر، پرزے کھولتے گئے لیکن مسلم امت نے جدوجہد جاری رکھی۔ مسلسل محنت جاری رکھی حتی کہ ایک دن ایسا آگیا کہ جب قادیانی مسئلہ اسمبلی میں زیر بحث آیا اور وہاں بحث یہی چلی کہ قادیانیت اسلام کا حصہ ہے یا کفر ہے۔ بحث کے بعد یہ طے ہوگیا کہ قادیانیت اسلام کا حصہ نہیں ہے بلکہ یہ ارتداد ہے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ اسمبلی نے جب اس کو جان

لیا۔اور قادیانیت پاکستان کے دستور میں غیر مسلم قرار پاگئی تو آج صورت حال بالکل برعکس ہو گئی۔ایک وقت وہ تھا کہ ہم قادیانیوں کو کافر کہتے تھے تو اگلے دن جیل یا ہتھکڑیاں ہمارا مقدر تھیں۔اور آج حالات یہ ہیں کہ اگر قادیانیت اپنے آپکو مسلمان ظاہر کرتے ہیں تو ہتھکڑی اور جیل ان کا مقدر ہیں۔

سیاسی قوت کے بغیر دین کا تحفظ نہیں کیا جاسکتا

یہ بات کیوں کہہ رہا ہوں؟ یہ ایک دینی ادارے کا جلسہ ہے اور جب تک علماء سیاسی قوت حاصل نہیں کرتے ہیں تو انہیں بھول جانا چاہیے کہ یہ اپنے دین کا تحفظ کریں گے میں یہ بات ایک ولی کی ایک کامل ولی کی موجودگی میں اور ولی ابن ولی کی موجودگی میں عرض کر رہا ہوں اور سوچ سمجھ کر عرض کر رہا ہوں کہ جب تک علماء دینی زعماء سیاسی قوت حاصل نہیں کر لیتے اس وقت تک یہ عقائد کو تحفظ نہیں دے سکتے دین کو تحفظ نہیں دے سکتے کب تک آپ قرارداد پڑھتے رہیں گے کب تک آپ ریزولیشن پاس کرتے رہیں گے کب تک آپ احتجاج کرتے رہیں گے۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ کیا ہمیں اس پہ غور نہیں کرنا چاہیے کہ ہم ہمیشہ جلسہ میں یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ فلاں نے رسول ﷺ کی توہین کی ہے سزا دو۔فلاں نے فلاں صحابی رسول کی گستاخی کی ہے سزا دو؟ یا یہ ہم قرارداد پڑھتے رہیں کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ یہ کرو یہ ہمارا مطالبہ ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام کو نافذ کرو ایک عرصہ سے ہم یہ الفاظ جو کہتے چلے آرہے ہیں ہمارا مطالبہ ہے ایسا کرو ایسا کرو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم مطالبہ ہی کریں یا جس سے مطالبہ کر رہے ہیں اس منصب پہ قبضہ کریں یعنی بھیک مانگنے میں ہی لطف ہے؟ یا کچھ دینے والے مقام پہ ہمیں آنا چاہیے۔ہاتھ پھیلانے میں لطف آتا ہے کہ ہاتھ سے کچھ دینے میں لطف آتا ہے۔ اگر تو آپ کی سوچ یہی ہے کہ ہم بھیک ہی مانگتے رہیں تو پھر مرضی ہے اس کی جس سے آپ بھیک مانگ رہے ہیں کہ وہ بھیک دیں یا نہ دیں اس کی مرضی ہے آپ کو عزت سے رخصت

رے اس کی مرضی ہے آپ کو بے عزتی سے رخصت کرے بہتر ہے کہ ہم لائن بدل دیں) ہم
رف مطالبہ تک اپنے آپ کو محدود نہ رکھیں ...... بلکہ سوچ یہ پیدا کریں ...... جس سے آج ہم
طالبہ کرتے ہیں کہ خلافت راشدہ کا نظام نافذ کرو۔ یا اسلام نافذ کرو، ہم اس مقام پہ اپنے
پ کو کیوں نہ لائیں ...... تا کہ مطالبے کی زبان نہ ہو ...... پھر ہم خود کریں جب تک یہ سوچ نہیں
لتی اس وقت تک میں دیانت داری کے ساتھ کہتا ہوں آپ اپنے دین کو تحفظ نہیں دے سکتے
پنے ایمان کو تحفظ نہیں دے سکتے قطعاً نہیں دے سکتے

اور یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ عام طور پر لوگ اس کا نام سیاست رکھ کے اپنے
پ کو بچا لیتے ہیں کہ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اپنے آپ کو اس سے نکال
یتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ غلط کار لوگ برسر اقتدار آ کر پھر دینی اقدار کو پامال کرتے ہیں اور
م اپنے آپ کو مطالبے کی حد تک میدان عمل میں اتار لیتے ہیں۔ قرارداد، احتجاج، جلسہ جلوس
طالبہ یہ کر کے ہم اپنے دل کو تسلی دے دیتے ہیں کہ گویا کہ ہم نے اپنا فریضہ ادا کر دیا ہے۔ ہم
پنے فرض منصبی سے عہدہ براء ہو گئے ہیں بلکہ بعض اوقات یہ بھی سنا جاتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں
کہ اچھے لوگوں کا یا نیک لوگوں کا ملکی معاملات میں کوئی عمل دخل نہیں ہے انہیں نہیں آنا چاہیے
ہیں اس میں دخل نہیں دینا چاہیے انہیں الگ بیٹھ کر اللہ اللہ کرنا چاہیے۔ یہ سوچ پیدا کی گئی ہے
سوچ پیدا کرنے کے لیے دشمن اسلام نے وقت صرف کیا ہے۔ دولت صرف کی ہے ذہن
رف کیا ہے قلم صرف کیا ہے اور مقصد اس کا یہ تھا دشمن اسلام کا کہ وہ کسطرح اچھے لوگوں کو اس
ارے سے نکال کر باہر پھینکے کہ جس ادارے میں بیٹھ کر ملک اور قوم کی قسمت کے سنوارنے
کے اسباب و ذرائع مہیا کیے جا سکتے ہیں اور بہت بڑی تعداد ملک کی اس لائن پر لگ گئی تو واقعی
ہیں الگ تھلگ بیٹھ کر اللہ اللہ کرتے رہنا چاہیے۔ حکومت کوئی اور کرے اس سے بحث نہیں۔
جب حکومت سے بحث نہیں ہے کوئی کرے تو پھر آپ یہ توقع کیسے رکھتے ہیں جو اس غلط کار
سے آپ اسلام کا مطالبہ کریں گے تو اسلام آ جائے گا؟ آپ یہ ذہن کیسے رکھتے ہیں؟ آپ غلط

کار سے مطالبہ کریں گے کہ اصحاب رسول کو گالی دی جارہی ہے گالی روکو تو وہ روک دے گا ؟آپ ایک اوباش سے بدمعاش سے کیسے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس سے مطالبہ کریں کہ ملک میں زنا عام ہے روکو تو وہ روک دے گا یا جوا یا زنا یا ہیروئن عام ہے اسے روکو تو وہ روک دے گا؟ پھر آپ یہ توقع کیسے رکھتے ہیں کہ آپ اس برائی کو ایک غلط کار آدمی سے رکوالیں گے۔

وہی قاتل وہی مخبر وہی منصف

یہ توقع آپ کیسے رکھتے ہیں یہ سوچ کس نے پیدا کی ہے اور کہاں سے آئی ہے میں نے آج اس گفتگو کا آغاز اس لیے کیا ہے آپ سستی جنت تلاش کررہے ہیں۔ سستی جنت کہ شیخ طریقت کے ہاتھ پہ بیعت کی اور جنت کے تمام دروازے اپنے لئے کھلوا لیے۔ بھول جاؤ اس طرح جنت نہیں ملے گی اگر ملک میں ظلم ہے آپ کو میدان میں آنا پڑے گا۔ ملک میں ستم ہے آپ کو میدان میں آنا پڑے گا۔ ملک میں اصحاب رسول کو گالی دی جارہی ہے آپ کو میدان عمل میں اترنا پڑے گا تو تب جنت ملے گی۔ جس طرح تم سستی جنت تلاش کرتے ہو میں ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ یوں جنت نہیں ملتی ہے۔

ہاں! ملک میں خلافت راشدہ کا نظام ہوتا آپ بالکل الگ تھلگ ہو کے جنگل میں چلے کاٹتے رہتے تو کوئی اعتراض نہیں تھا۔ لیکن آج جنگل میں چلے کاٹنے کا وقت نہیں ہے آج میدان عمل میں اتر کر ظالم وجابر سلطان کا گریبان پکڑنے کا وقت ہے۔ ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے ہر چیز کے لیے حالات ہوتے ہیں میں آگے چل کر کے اپنے اس مؤقف کو مزید واضح کروں گا اور انشاء اللہ وہ ذہن میں اترے گا۔

اگر سیاست جائز نہ ہوتی تو حضرت بہلویؒ کبھی الیکشن نہ لڑتے

ہاں! چلتے ہوئے یہ کہتا جاؤں کہ اگر میدان سیاست میں یا عملی میدان میں اترنا جائز نہ ہوتا تو شیخ المشائخ سلطان الاولیاء میرے اور آپ کے مرشد حضرت بہلوی کبھی الیکشن نہ لڑتے نہیں سمجھے کہ میں نے کیا کہا...... آج کئی صوفی صرف مراقبہ کو دین سمجھے بیٹھے ہیں...... انہیں اپنے شیخ کا طریقہ کار دیکھنا چاہیے...... اگر بہلوی قرآن جانتا تھا...... سنت جانتا تھا تو پھر کیوں یہ کام اس نے کیا ہے؟ آپ کو کرنا پڑے گا...... اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔ آج ہماری تباہی کا واحد ذریعہ اور سبب یہی ہے کہ ایک تہجد گذار الیکشن میں کھڑا ہوتا ہے تو دو سو ووٹ ملتے ہیں اور ایک بدمعاش کھڑا ہوتا ہے تو لاکھ ووٹ ملتا ہے۔ کبھی آپ نے اس پر غور کیا ہے کہ یہ کیوں ہے؟ کبھی سوچا ہے کہ یہ طریقہ کار کیا ہے یعنی ایک نیک صالح پرہیزگار اور تہجد گزار کو پبلک اپنی قیادت کے لیے ملکی معاملات کے لیے کیوں نہیں منتخب کرتی وجہ؟

اس کی بنیادی وجہ عرض کرتا ہوں آپ رات دن ایک تبلیغ کرتے ہیں بار بار ایک لفظ ریپیٹ کرتے ہیں (بار بار) (Repeat) کہ نیک لوگاں دا کوئی تعلق نہیں ملکی۔ معاملات نال اے سب رب کرن؟ پھر جب حالات ایسے آتے ہیں اور آپ میدان عمل میں اترتے ہیں تو وہی آپ کے پڑھائے ہوئے آپ کے شاگرد آپ کے تربیت یافتہ آپ کو جواب دیتے ہیں حضرت تسی تاں بڑے نیک لوگ ہو، تہاڈا کی تعلق اے، سیاست نال، تسی کیوں آگئے ہو؟ وہی سبق جو آپ نے خود یاد کرایا تھا وہی وہ جواب میں پیش کرتے ہیں ورنہ انہیں کوئی ذاتی دشمنی تو ہم سے کہ وہ ایک بدمعاش کو منتخب کرتے ہیں نیک اور صالح کو کیوں منتخب نہیں کرتے اور

میں یہ واضح عرض کر رہا ہوں کہ جب تک آپ اپنی یہ سوچ نہیں بدل لیتے اس وقت تک آپ اپنے دین کو بھی تحفظ نہیں دے سکتے۔ دینی اقتدار کو تحفظ نہیں دیا جاسکتا۔ عقیدے کو تحفظ نہیں مل سکتا۔ آج ہم چیختے اور چلاتے ہیں کہ اصحاب رسولؐ کو گالی دی جارہی ہے گالی دینے والے کا منہ بند کرو جس سے کہتے ہیں کہ گالی دینے والے کا منہ بند کرو۔ اگر وہ خود گالی دینے والے طبقات میں سے ہو تو بند کرائے گا، بند نہیں ہوگا تو پھر ہمیں اس تبرے کو بند کرانے کے لیے صرف سال بعد کسی سالانہ جلسہ میں قرارداد پڑھنا ہے یا کوئی اور راستہ یا لائحہ عمل اختیار کرنی ہے کہ جس ذریعے سے ہم اس تبرے کو بند کرسکیں۔ جی؟ عملی میدان میں آنا ہے کہ نہیں آنا؟ آپ جو نالاں ہیں ناراض ہیں کہ عورت سربراہ مملکت بن گئی ہے مجھے اس بحث میں جانا نہیں ہے۔ میں اپنے موضوع اور عنوان پہ چلوں گا۔ لیکن تھوڑی سی تمہید باندھنا چاہتا ہوں اپنے مؤقف کو سمجھانے کے لیے آج جو آپ نالاں ہیں کہ عورت ملک کی سربراہ بن گئی ہے کیا آپ نے اس پہ بھی غور کیا ہے کہ وہ کیوں بنی ہے۔

بے سروسامانی کے عالم میں انتالیس ہزار ووٹ

میرے تبلیغی جماعت کے بھائیوں نے الیکشن کے دن بستر اٹھائے اور گئے انہوں نے ووٹ نہیں ڈالے حتیٰ کہ کئیوں نے ووٹ نہیں ڈالے اور میرے کئی وہ بھائی اور بزرگ عین ووٹ ڈالنے کے وقت مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر مراقبہ اور تسبیح پڑھتے رہے۔ جب آپ ووٹ نہیں ڈالتے ہیں ووٹ غلط کارڈ التا ہے۔ منتخب غلط کار ہوتا ہے پھر اس کے انتخاب کے بعد آپ کو اب خدا یاد آیا ہے کہ اب دعائیں مانگتے ہو کہ یہ اتر جائے یہ میری بات آپ کو تلخ لگے گی لیکن میں اس میدان سے گزرا ہوں مجھے یہ تلخ تجربہ ہوا ہے۔ اس لیے مجھے یہ بات کہنا ہے پھر آج یہ دعائیں نہ مانگو کہ خدا کا غضب آگیا ہے یا یہ حدیث نہ پڑھو کہ وہ قوم برباد ہوگئی کہ جس قوم کی سربراہ عورت بن گئی۔ یہ حدیث تمہیں پہلے معلوم نہ تھی تم نے اس وقت راہ کیوں نہ روکی

کہ جس وقت قوم اسے منتخب کر رہی تھی۔ تم نے اس وقت دورے کیوں نہ کئے جب اس کی راہ روکی جاسکتی تھی؟۔ آج محض دعاؤں سے ہٹالو گے۔ آج محض اپنے آپ آنسو بہا کے ہٹالو گے آج صرف جلسے میں روایت پڑھ کے ہٹالو گے؟۔ آج صرف جلسہ میں قوم کو غیرت دلا کر ہٹالو گے نہیں۔ مولویت اپنے آپ کو بدلے مولویت میدان میں آئے مولوی جب کان میں وہ اذان نہیں دیتا ہے تو قوم اسے ووٹ کیسے دے گی۔ یہ ذہن آپ کو بدلنا پڑے گا تب جا کے اس کے بہتر نتائج نکل سکیں گے ورنہ کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ برے سے برا آدمی برسرِ اقتدار آتا رہے گا۔ اور آپ اس پر احتجاج ہی کرتے رہیں گے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا ہے اور یہ بھی میں آپ سے عرض کر دوں کہ جس شخص نے حصہ لینا ہے اس کی نگاہ ہوتی ہے ووٹر پر۔ ووٹروں کی زیادہ تعداد برے لوگوں کی ہے۔ وہ اسی ذہن کے ساتھ چل رہا ہے۔ اس نے تو ووٹ لینے ہیں ووٹروں کی زیادہ تعداد نیک لوگوں کی ہے پھر وہ اسی انداز کے ساتھ چلتا ہے کہ اس نے ووٹ لینے ہیں...... جس طرح کا ماحول اور معاشرہ اسے ملے گا وہ اس کے مطابق ڈھلتا جائے گا...... آپ ایسا ماحول پیدا کریں گے تو لوگ آپ کا ساتھ دیں گے...... اگر آپ ایسا ماحول پیدا نہیں کریں گے تو لوگ ساتھ نہیں دیں گے...... اور میں آپ کو اپنے مختصر سے تجربے کی بات عرض کر رہا ہوں ہم مایوس نہیں ہیں صرف کام کی کمی ہے۔ مایوسی نہیں ہے۔ میں نے بھی تھوڑا سا تجربہ کیا ہے آپ کے سامنے بے سروسامانی کے عالم میں میں نے الیکشن لڑا ہے۔ ۳۹۰۰۰ (انتالیس) ہزار اور کچھ سو ووٹ حاصل کئے ہیں اس پندرہویں صدی میں پنجاب کی دھرتی پر کوئی غریب آدمی ہو اور وہ بھی مسجد کا مولوی اتنی بڑی تعداد میں ووٹ لے یہ بظاہر تعجب نظر آتا ہے۔ لیکن میں تجربے کی بات عرض کر رہا ہوں کہ جب موقف قوم کو سمجھایا جائے چاہے کوئی کتنا ہی غلط کار کیوں نہ ہو اس کے دل میں ایمان کی رمق باقی ہے۔ اس کے دل میں دین کی محبت ہے وہ ساتھ دیتا ہے۔ لیکن ساتھ لینے کے لیے بھی تو کوئی حرکت ہمیں کرنی چاہیے یا نہیں کرنی چاہیے۔

آپ کسی کی خوشی میں شریک نہ ہوں کسی کی غمی میں شریک نہ ہوں کسی کے دکھ
میں شریک نہ ہوں کسی کو پوچھنے نہ جائیں تو کیا سمجھتے ہیں آپ کہ لوگ آپ کا ساتھ دیں گے
دیں گے۔ یہ نفسیاتی چیز ہے۔ یہ فطرت ہے انسان کی جی کرو گے جی کراؤ گے۔ جی نہیں
گے تو مفت تمہیں پوچھنے کے لیے کوئی نہیں آتا۔ مجھے اور آپ کو اپنے آپ کو بہر حال بدل لیں
میں نے یہ کیوں کہا۔ مجھے اس کی تمہیداً کیوں ضرورت پیش آئی میں کہنا چاہتا ہوں کہ
پاکستان کی دھرتی پر اصحاب رسول امہات المؤمنین کو دنیا جہان کی ہر گالی دیجا رہی ہے۔
گالی۔ اصحاب رسولؐ کو ماں کی گالی دی گئی ہے پاکستان میں اور تحریر ہے باقاعدہ یہ بھی
کہ کوئی کتا زبانی بھونک گیا ہو اور بات آئی گئی ہوگئی ہو۔ نہیں۔ تحریر ہے کہ ریکارڈ بھی ہے
کی گالی، بہن کی گالی، بیٹی کی گالی۔ یہ دنیا میں سنگین ترین اور فحش گالیاں شمار ہوتی ہیں۔
گالیاں ہیں جو اصحاب رسولؐ کو پاکستان میں دی گئی ہیں اور دشمن نے جرات کے س
ڈھٹائی کے ساتھ یہ گالی دی ہے۔ پوری جرات کے ساتھ دی ہے، اور صرف یہی نہیں ماں
کی گالی کے ساتھ ساتھ اسے جو گالی ملی ہے وہ دی ہے اصحاب رسولؐ کو کافر لکھا گیا ہے م
لکھا گیا ہے۔ ملعون لکھا گیا ہے۔ شیطان اور ابلیس کا ایجنٹ لکھا گیا ہے۔ شیطان سے بڑا
لکھا گیا ہے۔ فرعون، نمرود، اور قارون لکھا گیا ہے۔ منافق، رئیس المنافقین تحریر کیا گیا۔
جہنمی کتا لکھا گیا ہے، دجال لکھا گیا ہے۔ غاصب لکھا گیا ہے۔ دھوکے باز لکھا گیا ہے۔ حت
اصحاب رسولؐ پر لواطت کے الزام کتابوں میں تحریر کئے گئے ہیں۔ اور یہ تمام وہ لٹریچر۔
تمام وہ کتب ہیں جو پاکستان میں موجود ہیں پاکستانی پریس نے یہ کتابیں چھاپی ہیں
پاکستان کے کتب خانوں میں یہ بکتی ہیں اور پوری آزادی کے ساتھ اصحاب رسولؐ اور امہ
المؤمنینؓ کے خلاف اس لٹریچر کو پھیلایا جا رہا ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں پوری امت
تمہاری مسجد نے اس غلاظت کو روک لیا ہے۔ تمہارے مدرسے نے اس کفر کو روک لیا

تمہاری خطابت نے اس کفر کو روک لیا ہے۔ تمہاری جماعتوں نے اس کفر کو روک لیا ہے۔ تمہاری پارٹیوں نے اس کفر کو روک لیا ہے تمہاری دعاؤں نے اس کفر کو روک لیا ہے؟ اگر روک لیا ہے تو بتلاؤ نہیں روکا ہے تو پھر کوئی راستہ تجویز کرنا چاہیے یا نہیں کرنا چاہیے۔ جس سے یہ کفر رک جائے۔

میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسجدیں معاذ اللہ ڈھادی جائیں یا مدارس گرا دیے جائیں۔نہیں۔ مسجد اور مدرسے نے تو لائن دینی ہے...... آگے عمل کا میدان ہے...... اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے ...... مدرسہ تربیت دے گا...... مسجد درس دے گی ...... لیکن اس کے بعد اس درس اور تربیت پہ آپ نے عمل کر کے عملی کام کرنا ہے...... اگر آپ عملی کام نہیں کرتے اور اسی پہ خوش رہتے ہیں کہ ہم نے آواز بلند کر دی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ آپ کے لیے جنت کے دروازے کھل گئے ...... ان حالات میں جب اصحاب رسولؐ کو یہاں تک ننگی ٹھوس گندی گالی دی جارہی ہو ایسے حالات میں میں تصور نہیں کر سکتا اس بات کو کہ آپ آسانی کے ساتھ بخشش کا سرٹیفکیٹ لے کر چلے جائیں گے لوگوں کے لیے کوئی لائحہ عمل تیار نہیں کریں گے۔ آپ کے ذمہ آج کے حالات میں فرض ہے کہ آپ اس کفر کی راہ روکنے کے لیے اپنی صفوں میں نظم و ضبط پیدا کریں اور اس کے لیے کوئی لائحہ عمل تیار کریں اس کے لیے کسی لائن پر چل کے آپ عملی میدان میں آئیں اگر آپ ایسا نہیں کرتے ہیں تو یہ تبرا اصحاب رسولؐ کے خلاف نہیں رک سکتا۔

توجہ کیجئے! میں نے یہ الفاظ محض آپ کے جذبات مشتعل کرنے کے لیے نہیں بولے ۔ یہ مبنی بر حقیقت ہیں میری بات پہ چیزیں موجود ہیں۔ کتابیں موجود ہیں آپ خود اس کا جائزہ لے سکتے ہیں مطالعہ کر سکتے ہیں، لاہور سے یہ کتاب چھپی ہے۔ اس کتاب کے خلاف ہم تقریباً محتاط اندازے کے مطابق یہ پانچواں برس جا رہا ہے چیختے چلاتے اور احتجاج کرتے رہے لیکن آج تک وہ شنوائی نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ احتجاج و فریاد اس کفر کی راہ نہیں روکتی ہیں۔ کفر کی راہ روکنے کے لیے کوئی اور اقدامات ہیں جو مجھے

اور آپ کو کرنے ہیں۔ یہ کتاب لاہور سے شائع ہوئی۔ کلید مناظرہ کے نام سے شائع ہوئی اور اس کتاب کا بدترین کافر مصنف اس میں تحریر کرتا ہے کہ معاویہ بن ابی سفیانؓ کی نانی، دادی، اور والدہ تینوں زناکار اور فاحشہ عورتیں تھیں (معاذ اللہ)۔

کیا آپ پاکستان میں مجھے دکھا سکتے ہیں کہ جس کے خلاف کتاب لکھی گئی ہو۔ اور اس کی نانی دادی اور والدہ کا نام لیکر یہ الفاظ لکھے گئے ہوں کہ کوئی اور بھی آپ پیش کر سکتے ہیں؟ کوئی مولوی...... کوئی پیر...... کوئی مرشد...... کوئی سیاسی لیڈر...... کوئی حکمران؟ مل جائیں گی کتابیں، تنقید بھی مل جائے گی ایک دوسرے پر لیکن یہ الفاظ آپ کسی عام آدمی کے لیے بھی مجھے تحریر کیے ہوئے دکھا سکتے ہیں؟ کہ اس نے لکھا ہے اور پھر آزادی کے ساتھ وہ مصنف ملک میں پھرتا ہو کس حد تک تباہی آگئی ہے اس امت کی کہ صحابی رسول کی ماں، نانی اور دادی کے لیے یہ الفاظ ہوں اور پھر اس کے لیے کوئی قانون نہ ہو، ضابطہ نہ ہو، اور اس کافر کی زبان اور قلم کوئی نہ روکے نہ ملک روکے نہ حکومت روکے نہ امت روکے؟ کیا ان حالات میں آپ سمجھتے ہیں کہ آپ جنت چلے جائیں گے؟ اور اس کفر کی راہ روکے بغیر چلے جائیں گے؟ اس غلاظت اور کفر کی راہ روکنے کے لیے آپ کو تیار ہونا پڑے گا۔ اور یہ میں اس لیے واضح کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں کچھ لوگ تشدد پسندی کا طعنہ دیتے ہیں۔ تلخ نوائی کا طعنہ دیتے ہیں لیکن ہم اس طعنے کو برداشت کرتے ہیں۔ میری سوچ یہ ہے کہ جب تک ہم اہلسنت کو اس بات پر آمادہ نہیں کر لیتے کہ شیعیت کفر کا نام ہے اسلام کا نام نہیں ہے۔ جب تک ایک ایک سنی بچہ اس ذہن کا نہیں بنا لیا جاتا اس وقت تک صدیقہؓ کے دشمن کا نہ قلم توڑا جا سکتا ہے نہ زبان پکڑی جا سکتی ہے نہ حکومت کو مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ ان کافروں کو تختہ دار پر لٹکائے۔

ہر کام کیلئے طریقہ کار تجویز کرنا پڑتا ہے

ہر کام کرنے کے لیے زمین تیار کرنی پڑتی ہے ہر کام کرنے کے لیے میدان بنانا پڑتا

ہے ہر کام کرنے کے لیے طریقہ کار تجویز کرنا پڑتا ہے۔ مسجد تعمیر کرنی ہے تو مسجد کے فضائل بتلانے پڑتے ہیں، مسجد بنانی ہے تو اس کے لیے ذہن کا انداز تیار کرنا پڑتا ہے۔ مدرسہ بنانا ہے تو اس کو کامیاب کرنیکے لیے طلباء لانے کے لیے اساتذہ واکابر لانے پڑتے ہیں۔ اساتذہ کا پروپیگنڈہ کرنا پڑتا ہے۔ اشتہار دینے پڑتے ہیں تعلیم کا نظام بہتر کرنا پڑتا ہے۔ خوراک کا نظام بہتر کرنا پڑتا ہے۔ کوئی بھی کام آپ لیں وہ ایگروٹیسمنٹ (محنت) مانگتا ہے۔ محنت مانگتا ہے اس کے لیے وہ اسباب آپ پورے کریں گے وہ کام مکمل ہو جائے گا۔ مسجد کے فضائل نہ بتلائیے، احادیث نہ پڑھیے، ترغیب نہ دلائیے، ہاتھ نہ پھیلائیے لوگوں کے پاس نہ جائیے جہاں کھڑی ہے کھڑی رہے گی کوئی خود بخود آ کے نہیں بنائے گا۔ مدرسے کی عمارت کھڑی کردیجیے...... قابل اساتذہ نہ لائیے ایک طالب علم بھی پڑھنے کے لیے نہیں آئے گا...... قابل اساتذہ نہ لاؤ...... اشتہار نہ دو...... پروپیگنڈہ نہ کرو، اعلان نہ کرو۔ ایک بھی طالب علم نہیں آئے گا...... جب ہر کام ایگروٹیسمنٹ (محنت) مانگتا ہے...... ہر کام محنت مانگتا ہے تو یہ کام بھی محنت مانگتا ہے جب تک شیعہ کا کفر ارتداد، دجل، شیطنت کو چوکوں پر، چوراہوں پر بستیوں میں، قریوں میں، شہروں میں، قصبات میں، چوکوں، چوراہوں، روڈوں پر عام نہیں کرو گے حکومت شیعہ کے منہ میں لگام نہیں دیگی۔ آپ کو یہ کام کرنا پڑے گا اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تلخی ہے تو اس تلخی کے بغیر پھر آپ اصحاب رسولؐ پر تبرا نہیں بند کرسکتے نہ آج تک کرایا جاسکا ہے پہلے تمہیں شیعیت کو ناسور بنانا پڑے گا۔ پہلے شیعیت کو لوط بوٹی ثابت کرنا پڑے گا۔ پہلے شیعیت سے خنزیر کی طرح نفرت دلانا پڑے گی اور جب آپ نے سنی قوم کو اس سٹیج تک تیار کرلیا سنی ان کے ساتھ رشتے چھوڑ گئے سنیت ان کے جنازے چھوڑ گئی۔ سنیت ان سے کھانا پینا چھوڑ گئی سنیت ان کے ساتھ تعلقات سلام دعا چھوڑ گئی۔ علیک سلیک چھوڑ گئی جس دن سنی قوم کو اس انداز میں تیار کرلیا گیا وہ دن پاکستان میں شیعیت کا آخری دن ہوگا۔ اس کے بغیر یہ کام نہیں ہوسکتا نہ اس کے بغیر حکومت سنتی ہے نہ اس کے بغیر شیعہ کان دھرتا ہے وہ بکتا اور بھونکتا ہی

چلا گیا ہے اور چلا جا رہا ہے۔ حد ہے گالی کی۔ صحابی رسولؐ کو ماں کی۔ نانی کی۔ دادی کی گالی! تمہیں یہ گالی لکھ کے کوئی تحریر نہیں کرتا۔ کوئی کرے تو سہی اگلے دن آپ بدلہ لینے کے لیے تیار کھڑے ہونگے۔ اس وقت آپ تمام تر اپنی محلے داری برادری، تعلقات سب بھول جاتے ہیں۔ لیکن اگر اصحاب رسول ﷺ کو گالی دی جاتی ہے تو پھر تعلقات آڑے، برادری آڑے اس وقت آپ بڑے نرم مزاج اور بہت ہی زیادہ وسیع القلب بہت ہی زیادہ اپنے آپکو صوفی بنا لیتے ہیں کہ جی! ہم تو کوئی ایسی بات نہیں کرتے ہیں یہ باتیں تلخ ہیں۔

اسلام میں بدر، اُحد، خندق، یرموک اور تبوک بھی ہیں

اسلام نرمی سے آیا ہے یہ وعظ ہوتا ہے نا! اسلام نرمی سے آیا ہے، اسلام اخلاق سے پھیلا ہے، یہ تمہیں وعظ ہوتا ہے، لیکن میں بتلا دیتا ہوں اس مسئلے کا انکار نہیں کرتا کہ اسلام اخلاق سے پھیلا ہے، ضرور! اسلام نرمی سے آیا ہے لیکن کبھی کبھی بدر بھی آیا، اس کی راہ میں...... کبھی کبھی اس راہ میں اُحد بھی آیا ہے...... کبھی کبھی اس راہ میں خندق بھی آیا ہے...... کبھی کبھی اس راہ میں یرموک اور تبوک بھی آئے ہیں، اور کبھی کبھی اس راہ میں پیغمبرؐ کے ہاتھ میں ننگی تلوار بھی آئی ہے اور کبھی کبھی اس راہ میں یہ واقعات بھی آئے ہیں کہ رسول ﷺ اعلان کرتے ہیں کہ بیت اللہ کا غلاف پکڑے تب بھی قتل کر دو، نہیں آئے؟

یہ اعلان صوفیو! ایک سبق یاد کرتے ہو باقی بھول گئے ہو، اجتماع ہے صوفیوں کا لیکن یہ اُن صوفیوں کا اجتماع نہیں جو کسی ایرے غیرے پیر کا اجتماع ہو، یہ بہلویؒ! جیسے مرشد کے مریدوں کا اجتماع ہے جس نے ہر ظلم وجور کو للکارا ہے اور اعلان کیا مجھے آج تک یاد ہے میرے شیخ کہا کرتے تھے اعلانیہ کہا کرتے تھے کہ چٹی قبر پوجنے والوں سے میرے کوئی تعلقات نہیں۔

اس لئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہم اُن شیخوں کے ہم اُن پیروں کے قائل نہیں ہیں جو حقائق پہ پردہ ڈالنا جانتے ہوں ہم انہیں کے قائل ہیں جو حقائق کو اعلانیہ بیان کرنا فرض سمجھتے

ہوں، جو میدانِ عمل میں بوقتِ ضرورت اترنا ضروری سمجھتے ہوں، وہ ظلم وجور کی آنکھ میں آنکھ ڈال کے بات کرنا ضروری سمجھتے ہوں، ہم اُن پیروں، ہم اُن مرشدوں اُن شیخوں کے قائل ہیں!!! ہماری ایک تاریخ ہے ہم مرشد اس لئے نہیں بناتے کہ اگر بھینس دودھ نہ دے تو اُس سے پٹھے بند کرانے ہیں ہم اس لئے مرشد نہیں بناتے...... بھینس نے دودھ دینا ہے رب کے حکم سے دینا ہے، کیا خیال ہے؟ نہیں دینا؟ دے گی وہ دودھ، دم کا انکار نہیں کرتا آپ دم کروائیں لیکن پیر ومرشد اس لئے نہیں ہیں لفظ مرشد کو سمجھیے......اس کا معنی تو ہدایت کرنے والا ہے، صرف پٹھے بند کرنے والا نہیں، آپ نے اس سے صحیح لائن حاصل کرنی ہے۔ صحیح راستہ لینا ہے، صراطِ مستقیم کو سمجھنا ہے اور اس کے مطابق اس پہ چلنا ہے صرف یہی تو نہیں ہے کہ چینی دم کرالی ہے پٹھے دم کرالئے ہیں، آٹا دم کرالیا ہے، گائے دودھ نہیں دے رہی، بھینس دودھ نہیں دے رہی، بچہ رات کو رو رہا ہے، لہذا پانی دم کرالیا، چینی دم کرالی۔

مرشدوں کی میں نے تو یہی تاریخ پڑھی ہے کہ انہوں نے تو کام کیا ہے شیخ العرب والعجم سید حسین احمدؒ مدنی مرشد تھے؟ کیا خیال ہے؟ تھے، شیخ الہندؒ مرشد نہیں تھے؟ پکی بات ہے مرشد تھے؟ علامہ رشید احمد گنگوہیؒ مرشد نہیں تھے؟ مولانا قاسم نانوتویؒ مرشد نہیں تھے؟ پھر تاریخ پڑھیے ذرا قاسم نانوتویؒ شاملی کے میدان میں تلواریں اُٹھائے ہوئے کفر سے لڑتا ہوا کیوں نظر آتا ہے پڑھیے نا! تاریخ پہ نگاہ ڈالیے شاہ اسماعیل شہیدؒ بالاکوٹ میں کیوں کٹتا ہوا نظر آتا ہے، نگاہ دوڑایئے تاکہ آپ کو پتہ چل جائے کہ ہماری تاریخ کیا ہے، ہم کس قسم کی پیری کے قائل ہیں یا کس قسم کے مرشدوں کے قائل ہیں یا انہیں کیا کرنا چاہیئے؟ اور یہ بات تو میں بہت نچلے درجے کی کہہ رہا ہوں بہت بڑا مرشد ہے پیغمبر! پیغمبرؑ سے بڑا، اس کائنات میں اور کوئی مرشد نہیں، تو نگاہ دوڑایئے اُس مرشدِ اعظم پر کہ وہ پیٹ پہ پتھر باندھ کے میدانِ عمل میں کفر کے مقابلہ میں کیوں کھڑا ہے، آپ سستی جنت تلاش کرتے ہیں؟

گرامی قدر! عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو بھی آپ مرشد مانتے ہیں یا نہیں مانتے، رحمۃ

اللہ علیہم اجمعین ۔ مانتے ہیں ہتھکڑی پہنی ہے انہوں نے ،جیل کاٹی ہے انہوں نے ، مصیبتیں جھیلی ہیں؟ ، مشکلات جھیلی ہیں؟ جیل میں چکی پیسی ہے؟ اس لئے یہ سارے کام ہوئے ہیں کہ وہ شخص شرارتی تھا؟ کہہ دیجئے ذرا جرأت کر کے کہہ دیجئے؟ تو کیوں یہ سب کچھ پھر کیوں ہوا اور کس لئے ہوا ہے؟ یہ سبق نہیں ہے تاریخ کا میرے اور آپ کے لئے؟۔

کہ جب مملکت کے حالات بگڑے ہوئے نظر آئیں اس وقت میرا اور آپ سب کا فریضہ ہے کہ ہم اس کے لئے لائن دیں سوچیں، طریقہ کار اختیار کریں ، ہاں یہ بات درست ہے ، ہر ایک کی ڈیوٹی اپنی اپنی کوئی محدود حد تک ذہن سازی کر سکتا ہے وہ کرے ، میدان عمل میں اتر کر ظالم کا گریبان پکڑ سکتا ہے ، وہ کرے اور کوئی ان کاموں کے لئے سرمایہ مہیا کر سکتا ہے وہ کرے ، یہ تقسیم کام ہے ، جو آدمی جس کام پہ فٹ آتا ہے اور جہاں فٹ آتا ہے اور اس میں جتنی صلاحیتیں رب نے رکھی ہیں اس کو ان صلاحیتوں سے کام لینا چاہیے ، اور ان فرائض کو اپنی صلاحیت کے مطابق سرانجام دینا چاہیے

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ اصحاب رسولؐ کو جس انداز میں جو گالی دی جارہی ہے مجھے اور آپکو اس گالی کی راہ روکنی ہے یا نہیں؟ کیسے روکنی ہے؟ میرے سامنے یہ عام اجتماع نہیں ہے ، میں رات دن جلسوں میں خطاب کرتا ہوں اور یہ قدرتی بات ہے کہ جو آدمی اسطرح ملک میں پھرتا ہو اور آئے دن نئی جگہ نئے لوگوں سے خطاب کرتا ہو وہ چہرے بھی پہچان لیتا ہے اور نفسیات کا ماہر بھی بن جاتا ہے ، میرے سامنے آج عام مجمع نہیں یہ مجمع کچھ جھنگ کا ہے کچھ پشاور کا ہے کچھ ڈیرہ اسماعیل خان کا ہے ، آپ گنے چنے ہوئے خاص ذہن لئے ہوئے یہاں موجود ہیں اس لئے مجھے آج عام تقریر نہیں کرنی مجھے بھی تقریر اس ڈھنگ کی کرنی ہے جس ڈھنگ کے آپ ہیں ، میں پہنچانتا ہوں آپکو ، یہاں آج شجاع آباد کے شہر کے لوگ کم ہیں صحیح کہتا ہوں ، یا غلط کہہ رہا ہوں؟ ہاں! شجاعباد کے لوگ کم اور دور دراز سے آئے ہوئے لوگ زیادہ ہیں اور جو آئے ہیں وہ عقیدت لے کر آئے ہیں ایک سوچ لیکے آئے ہیں ایک ذہن لے

کے آئے ہیں، اگر چہ یہ اجتماع اتنا بڑا اجتماع نہیں ہے جتنے عام کانفرنسوں کے ہوتے ہیں لیکن ایک لحاظ سے یہ اجتماع بہت بڑا اجتماع ہے کہ عام کانفرنسیں جو شہروں کے چوکوں چوراہوں پہ ہوتی ہیں، اجتماعات بڑے ہوتے ہیں لیکن وہ اسی شہر کا محدود اجتماع ہوتا ہے، یہ اجتماع گویا کہ ملک کا نمائندہ اجتماع ہے، اس میں ہر شہر کا ہر قصبے کا آدمی تقریباً پورے پنجاب سے بیٹھا ہے اسلیئے مجھے لائن وہ دینا ہے کہ جو پورے پنجاب میں کام کرے، وہ لائن نہیں دینا ہے جو ایک محدود حلقے تک کام کرے، میں نے سوچ سمجھ کر یہ لائن اختیار کی ہے یا یہ طرزِ گفتگو اختیار کیا ہے ، میں پابند نہیں ہوں، یہ میدان ہے میرا، چہرے پہچان کر بات کرنے کے ہم لوگ عادی بن گئے۔

سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ

ایک بات ادب کے ساتھ ساتھ درخواست کے ساتھ کہتا ہوں جو وظیفے حضرت شیخ بتلائیں گے ناں اور آپ نے پابندی کے ساتھ پڑھنے ہیں اسی کے ساتھ ایک وظیفہ سپاہ صحابہؓ کا آپنے پڑھنا ہے۔

اگر آپ اعلانیہ نہ پڑھ سکیں بعض اوقات حالات اجازت نہیں دیتے ہیں...... ہمت نہیں ہوتی ہے، ہوتے ہیں انسان کے حالات...... ہر آدمی ایک جیسا نہیں ہے...... تو آپ خفیہ تسبیح پڑھتے ہیں تمام وظیفوں کے ساتھ ساتھ ایک وظیفہ یہ پڑھا کریں، اور یہ میں مذاق کے طور پر نہیں کہہ رہا، یہ ایمان اور عقیدہ ہے صدیقؓ کے دشمن کو کافر سمجھنا ایمان ہے اور اس کو مؤمن سمجھنا کفر ہے، رب کی عبادت کے منکر کو کافر سمجھنا ایمان ہے محمد ﷺ کی رسالت کے منکر کو کافر سمجھنا ایمان، صدیقؓ کی صحابیت کے منکر کو کافر سمجھنا ایمان ہے، اگر آپ صدیقؓ کی صحابیت کے منکر کو کافر نہیں سمجھتے ہیں تو میں تمہیں قطعاً مسلمان سمجھنے کو تیار نہیں ہوں۔

یہ بات جذباتی نہیں ہے یہ بات میں نے بے سوچے سمجھے نہیں کہی ہے، قرآن نص

کرتا ہے ﴿ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ﴾(الآیۃ)

الحمد سے والناس تک صدیقؓ اس وصف میں تنہا ہے، آپ نے اس کو رسولﷺ کا صحابی کہا ہے "لصاحبہ" کا لفظ صدیقؓ کی صحابیت، تقدس، شرافت، عزت، دیانت، علم، فہم، رفاقتِ نبوت پہ دلالت کر رہا ہے، واضح دلالت قطعی دلالت ہے، لہٰذا، ابوبکرؓ کی صحابیت کا انکار اسی طرح کفر ہے جس طرح رب کی وحدت کا انکار، رسول کی رسالت کا انکار کفر ہے، جو صدیقؓ کی صحابیت کے منکر کو کافر نہیں سمجھتا ہے، پیر ہے تب کافر ہے مرشد ہے تب کافر ہے، ملاں ہے تب کافر ہے، لیڈر ہے تب کافر ہے، حکمران ہے تب کافر ہے، اٹھائے فتاویٰ عالمگیری جس میں پانچ سو جید علماء اپنے قلم سے یہ تصدیق کر گئے ہیں'' من انکر صحبۃ ابی بکر فھو کافر '' جو شخص ابوبکرؓ کی صحابیت کا انکار کرتا ہے فھو کافر، کافر ہے، میں تو اکیلا یہ لفظ نہیں کہہ رہا، میں کون ہوتا ہوں اتنی بڑی بات کہنے والا، میں نے اکابر کے فتوے کو نقل کیا، میرا اجتہاد نہیں ہے۔

عبدالشکور لکھنوی کے بعد شیعیت کا اعلانیہ کفر حق نواز نے بیان کیا

ہاں ایک بات ضرور کہتا ہوں اور مجھے تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہنی چاہیے وہ ضرور کہتا ہوں کہ، اسٹیج پر اعلانیہ شیعہ کے کفر کو امام اہلسنت عبدالشکور لکھنویؒ کے بعد اس برصغیر میں حق نواز نے بیان کیا ہے، تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہتا ہوں اور اس راہ میں جتنی مشکلات آئی ہیں جھیلی ہیں جتنے مصائب آئے ہیں جھیلے ہیں، یہ لفظ کہنا آسان نہیں تھا، شیعیت کا آج طوطی بولتا ہے شیعیت کے ہاتھ میں آج اقتدار ہے، شیعیت کے ہاتھ میں آج قوت ہے، تمام تر

حالات کے پیش نظر اور باوجود میں نے ان کے کفر کو طشت از بام کیا ہے اور جرأت کے ساتھ کیا ہے اعلان کر کے کیا ہے، حق سمجھ کے کہا ہے، سچ سمجھ کے کہا ہے، قرآن وسنت کے دلائل کی روشنی میں کیا، کیا تھا، کرتا ہوں، کرتا رہوں گا، شیعہ کل بھی کافر تھا شیعہ آج بھی کافر ہے، قیامت کی صبح تک کافر رہے گا، اس کو آپ تلخی کہیں تب بھی کرنی ہیں، نرمی کہیں تب بھی کرنی ہیں گالیاں دیں تب بھی میں یہ بات کہوں گا،، اس لئے کہ کافر کو کافر سمجھنا ایمان ہے اور مسلمان کو مسلمان سمجھنا ایمان ہے، مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے، اور کافر کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔

مقصود سانپ مارنا ہے لاٹھی بچانا نہیں ہے

اس مسئلے کو آپ معمولی نہ سمجھیں، اس کی وضاحت ضروری ہے، کیا وہ مولوی جوابدہ نہیں ہوگا کہ جس کے پیچھے آپ ہمیشہ نماز پڑھیں اس کی خدمت کریں اس کو حضرت، حضرت کہیں قبلہ وکعبہ، استاذ بھی کہیں، اور پھر اس کو علم بھی ہو کہ یہ شخص کسی شیعہ کے ساتھ رشتہ کر رہا ہے اور رشتہ بھی یہ کہ بچی کا رشتہ ہے...... دے رہا ہے...... لے نہیں رہا...... اور پھر وہ حضرت چپ رہتے ہیں...... پھر وہ قبلہ وکعبہ چپ رہے...... یا گول بات کرتا ہے...... ''قرآن دا منکر کافر ہوندا اے'' گول بات کرتا ہے...... وضاحت نہ کرے...... اور آپ یہ رشتہ کر دیں...... یہ رشتہ نہیں ہوگا...... نکاح نہیں ہوگا...... نہیں ہوگا، یہ نکاح کی بجائے زنا ہوگا، اور اس مولوی کا ہاتھ ہوگا، اس زنا میں...... جس نے مسئلہ جاننے کے باوجود نہیں بتلایا...... گول بات کیا بات ہے...... یہ بھی کوئی طریقہ ہے کہ نہیں جی ''گل وی کریئے تیں پتہ وی کسے نوں نہ لگے'' پھر اس بات کرنے کا کیا فائدہ؟ سپ وی مرے تیں لٹھ وی بچے''

ہاں اگر لٹھ بچائے بغیر سانپ نہ مرتا ہو تو پھر سانپ پھرنے دیں؟ لاٹھی اتنی عزیز ہے کہ پھر سانپ پھرے؟ درست ہے، مانتا ہوں، بات کو کہ لاٹھی بچ جائے، سانپ مر جائے مجھے کوئی اعتراض نہیں، اگر کسی میں یہ کمال ہے یہ وصف ہے وہ یہ کر گذرے، لیکن اگر سانپ نہ

مرتا ہو تو پھر لاٹھی بچا بچا کے رکھنی اس کو نت نیا رنگ چڑھانا، ضروری نہیں، اس کو توڑ دینا ضروری ہے، لاٹھی بچاؤ اگر تم سانپ مار سکتے ہو مجھے کیا اعتراض ہے؟ سانپ مرا ہوا چاہئے ...... لاٹھی بچے یا نہ بچے ...... مجھے لاٹھی کے تقدس سے بحث نہیں سانپ کے زہر سے بحث ہے ...... تو یہ کب ختم ہوگی ...... جس راہ سے آپ اسے ختم کر سکتے ہیں کریں ...... طریقۂ کار سے اختلاف نہیں ہے ...... اصل جز کو ختم کرنا ہے ...... آپ لاٹھی بچا کر سانپ ماریں ...... مجھے کوئی اعتراض نہیں ...... اور میں اگر لاٹھی توڑ کر سانپ ماروں تو آپ کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے ...... طریقہ کار اپنا اپنا ...... لیکن سانپ مرنا چاہئے ...... یا نہیں مرنا چاہئے؟ سانپ کی زہر پھیلتی رہے؟ سانپ کی زہر سے آدمی قتل ہوتے رہیں ...... مرتے رہیں؟ اور ہم اس سانپ کو اس لئے کچھ نہ کہیں کہ اگر اس انداز میں کچھ کرتے ہیں تو لاٹھی ٹوٹتی ہے ...... تو اس لاٹھی کو کیا کرنا چاہئے؟ کیا بنانا ہے اس لاٹھی سے ...... بات تو سانپ کے زہر سے ہے کہ وہ ختم کب ہوگی اور کیسے ہوگی، یہ زہر نہیں ہے؟ اس سے زیادہ زہر اور کیا ہوگی، انتہائی گندی اور غلیظ زہر آپ اس زہر کا اندازہ نہیں لگا سکتے ہیں، آپ کو میری باتیں ضرور تلخ معلوم ہونگی، لیکن جب کوئی شخص میرا دردِ دل سن لیتا ہے مجھے تسلی ہے کہ پھر وہ ہمارے مؤقف کے ساتھ اتفاق کر لیتا ہے، بلکہ وہ یہ کہتا ہے اب بھی زبان نرم تھی، اور تلخ ہوتی، تب برداشت تھا، مکہ کی زلیخا بی بی عائشہؓ ہیں کیا رکھا تھا۔

اصحابِ رسولﷺ کے خلاف، امہات المؤمنین کے خلاف، یہودی سانپ یہ زہر پھیلا رہا ہے، اس زہر کا ذرا نمونہ ملاحظہ کیجئے، یہ کتاب ہزاروں کی تعداد میں آپ کے ملک میں اردو زبان میں گشت کر رہی ہے ''حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ'' ہزاروں کی تعداد میں یہ ملعون کتاب، گالیوں سے بھری ہوئی کتاب غلاظت سے بھری ہوئی غلیظ کتاب ہزاروں کی تعداد میں آپ کے ملک میں پھیلی ہوئی ہے، اس کتاب کے صفحہ نمبر ۶۴ پر یہ کافر اور صرف کافر ہی نہیں بدترین کافر، ابوجہل اور ابولہب سے بڑا کافر، فرعون اور نمرود سے بڑا کافر، قادیانی دجال سے بڑا دجال، یہ بے ایمان اس کتاب کے صفحہ نمبر ۶۴ پر نوٹ کی سرخی دے کر لکھتا ہے کہ

''نوٹ: مکہ کی زلیخا بی بی عائشہ میں کیا رکھا تھا''

یہ ''زلیخا'' کتا طنز کے طور پر استعمال کر رہا ہے، مکہ کی بی بی عائشہؓ میں کیا رکھا تھا کہ حضور پاک ﷺ نے اپنی ہم عمر بیویوں کے ہوتے ہوئے، دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود چھ سالہ ننھی اماں جی سے پچاس برس کے سن میں شادی رچائی، آپ شاید اس عبارت کی غلاظت نہیں سمجھتے ہیں، یہ صرف سیدہ عائشہؓ پر طعن نہیں کر رہا بلکہ براہ راست رسول ﷺ کو گالی دے رہا ہے، لفظ شادی رچائی ...... احترام کا لفظ نہیں ...... اپنے باپ کو کوئی نہیں کہتا کہ شادی رچائی ہے...... شادی رچائی کا لفظ اس وقت آتا ہے جب غصے میں کہا جائے ...... یہ کتا رسولؐ کو لفظ شادی رچائی کا کہہ رہا ہے اور ساتھ یہ کہتا ہے کہ عائشہؓ میں تھا کیا؟، کہ نبیؐ نے اس کے ساتھ شادی کی ہے، اور عورتیں بھی تو موجود تھیں، اس چھ سالہ لڑکی کے ساتھ پچاس سال کی عمر میں کہتا ہے کہ نبیؐ شادی کیوں کر رہا ہے؟ یہ کائنات کا بدترین کافر دجال ابن دجال، کتا ابن کتا، خنزیر بن خنزیر، کافر بن کافر، جہنمی بن جہنمی، غلام حسین نجفی، جامعہ المنتظر کا کافر مدرس یہ پیغمبرؐ پر براہ راست اعتراض کر رہا ہے، نبیؐ کو کہتا ہے کہ تو نے عائشہؓ سے شادی کیوں کی تھی؟ اور اس میں رکھا کیا تھا؟ اس سے بڑا گستاخ رسول پاکستان کی دھرتی پر اور کوئی نہیں ہے، یہ شخص سزائے موت کا مستحق ہے، یہ شخص تختہ دار پر لٹکنے کا مستحق ہے، لیکن کب لٹکے گا؟ جس دن تم منظم ہو کے سڑکوں پر آؤ گے۔

تمہاری موجودگی میں پیغمبرؐ پر اعتراض؟ تم بتلاؤ تم نے کلمہ کیوں پڑھا ہے؟ وہ کہتا ہے ''آ کھدائے نبی نوں لبھیا کے ہائی، کہ عائشہ نال شادی کیتی اے'' تیرے پیونوں کے لبھیا ہائی کہ تیری ماں نال شادی کیتی ہائی ...... کتا ہے کائنات کا ...... میری یہ زبان تلخ نظر آتی ہے ...... میرے اپنوں کو بھی ...... صوفیوں کو ...... ملاؤں کو ...... لیکن میں عائشہؓ کا حلالی بیٹا ہوں، دشمن کو اس زبان میں جواب دوں گا جس زبان میں اس کو تکلیف ہو، جس سے کڑھن ہو اور اس

کو پریشانی محسوس ہو کہ کسی نے نوٹس لیا ہے، اور میں وعدہ کر رہا ہوں کہ پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں شیعہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا جائے گا، چاہے اس پر مجھے دس لاکھ نوجوان کی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔

اس کافر کی آگ یہیں ٹھنڈی نہیں ہوئی، اسی کتاب میں مزید لکھتا ہے، کہتا ہے کہ عائشہؓ کوئی امریکن میم ہے، عائشہؓ کوئی برطانوی لیڈی تھی، انداز دیکھ؟ اور کوئی قانون حرکت میں نہ آئے، مولویو! پیرو! تم عورت کی سربراہی کو روتے ہو، میں ان کافروں کو روتا ہوں، یہ کافر اس دھرتی پر صاف کرنے پہلے ضروری ہیں، عورت کی سربراہی کے مسئلے بعد میں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے کرتوت معلوم تھے

(نعوذ باللہ)

میں متفق ہوں کہ عورت مملکت کی سربراہ نہیں ہونی چاہئے، یہ امت کیلئے عذاب ہے، وبال ہے، مجھے مسئلے سے اختلاف نہیں لیکن میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ ان کافروں کیلئے بھی کوئی انتظام کرنا چاہئے یا نہیں کرنا چاہئے؟ آنا چاہئے امت کو سڑکوں پر یا نہیں آنا چاہئے؟ رسولؐ پر اعتراض براہ راست اور پاکستان میں جہاں اتنی بڑی تعداد میں مسلمان بستے ہوں، وہاں آج کوئی کتا اٹھ کر کہے کہ نبیؐ نوں شادی کرنڑ دی ضرورت کیوں پیش آئی ہے، فلاں عورت کے ساتھ شادی کیوں کی ہے؟ کون ہے وہ کتا پوچھنے والا؟ کہ نبیؐ نے ایسا کیوں کیا؟ اسے حق کس نے دیا ہے اس کا کہ وہ براہ راست رسولؐ پر تنقید کرے، اور ان لفظوں میں ''عائشہؓ کوئی امریکن میم تھی'' (نقل کفر، کفر نہ باشد) غلاظت ہے، دل کانپتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے، اور یہ اردو زبان میں لٹریچر؟ عربی فارسی میں ہوتا تو محدود لوگ پڑھتے، یہ تو پرائمری پاس لڑکے بھی اس لٹریچر کو پڑھیں گے، اور یہ کفر بڑی واضح تعداد واضح لفظوں میں پھیلایا جا رہا ہے، یہی بے

ایمان اس کتاب میں ایک دوسرے مقام پر لکھتا ہے کہ عائشہ نبی کے روضے میں دفن نہیں ہونا چاہتی تھی، کیوں؟ کہتا ہے کہ اسے اپنے کرتوت معلوم تھے ''تیری ماں واسطے تیری دھی اور بھینڑ واسطے کوئی نہیں لکھدا کہ اس کے کرتوت ایسے تھے، عائشہؓ ایک ایسی بیٹی ہے جو لاوارث ہے کہ آج کوئی کتا کہے کہ اس کے کرتوت ایسے تھے؟، لفظ ''کرتوت'' ...... اور امہات المؤمنین کے لئے ...... اور اس ام المؤمنین کیلئے جس کا حجرہ جنت بنا ہے اس کے لئے کوئی کافر کہے کہ اسے کرتوت معلوم تھے ...... ''توں اپڑیاں دے کرتوت دس شام غریباں ...... دس کتیا آ ...... توں پیغمبرؐ دے گھر تک پہنچ گیا ایں'' ...... یہ وہ درد ہے جو خدا کی قسم ہمیں چین کی نیند نہیں سونے دیتا ...... یہ شعبدہ بازی نہیں ہے ...... یہ محض شعلہ نوائی نہیں ہے ...... یہ حقائق ہیں ...... قیامت کے دن میرا دل یا میری شخصیت یا میرا وجود آپ کو بتلائے گا کہ میں منافق تھا یا سچا تھا؟ آج میں کیسے تمہیں تسلی کراؤں کہ میرا دل کیا کہہ رہا ہے ...... میں کیسے تمہارے دماغ میں بات ڈال سکتا ہوں کہ میں کیوں رو رہا ہوں؟ آج تمہیں یقین نہیں آتا، تو قیامت کے دن تو آنا ہے، آپ بھی موجود ہونگے، میں بھی موجود ہوں گا۔

سامعین گرامی قدر! بات مختصر کرتا ہوں، رات ساری بیت گئی ہے، لیکن ایک دردِ دل تھا، جو میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا ضروری سمجھتا تھا، میں مزید ایک بات کہنا چاہتا ہوں، لیکن وہ بات مائک پر لاؤڈ، اسپیکر پر نہیں کہوں گا، اسپیکر بند کر دو، اس لئے کہ گھروں تک آواز نہ جائے، الفاظ اتنے غلیظ ہیں کہ میں نہیں چاہتا کہ وہ الفاظ مائیں اور بہنیں سنیں، اتنے غلیظ؟ اور جب اتنے غلیظ ہیں تو میں پیش کیوں کر رہا ہوں، نقل کفر، کفر نہ باشد، کے اصول کے تحت، اور اس اصول کے تحت رب نے اجازت دی ہے، کہ کافر کے کفریہ کلمات اگر اس لئے نقل کئے جائیں کہ اس کا رد مقصود ہو اور پبلک کو کافر سے متنفر کرنا مقصود ہو تو اس وقت کافر کے کفریہ کلمات اور اس کی گالیاں نقل کی جاتی ہیں اور پھر رد کیا جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن میں وہ گالیاں جو کافروں نے رسولوں کو دیں تھیں، شاعر کہا تھا، مجنون

کہا تھا، کذاب کہا تھا (معاذ اللہ) رب نے وہ الفاظ نقل کر کے اس کا رد کیا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ رب نے وہ الفاظ نقل کیوں کئے ہیں؟ جواب یہی ہے کہ اس لئے نقل کئے ہیں کہ کافروں کی خباثت سے لوگ آگاہ ہوں کہ کتنے گندے لوگ ہیں اور کتنی معتبر شخصیات کو گالیاں دیتے تھے اور پھر اس کا رد کیا ہے، اگر یہ اصول میرے پیش نظر نہ ہوتا، یہ اصول مجھے اجازت نہ دیتا تو میں یہ الفاظ زبان پر نہ لاتا، یہ لانے کے نہیں، لیکن جہاں تک میں احتیاط کر سکتا ہوں وہ احتیاط یہ کر لی ہے کہ میں یہ الفاظ مائیک پر نہ کہوں، لاؤڈ اسپیکر پر نہ کہوں، کہ گھروں میں خواتین تک بچیوں تک یہ الفاظ نہ پہنچیں، لیکن کہہ اس لئے رہا ہوں کہ آپ نے جو غفلت کی چادر تان لی آپ جو سستی اور کاہلی کی ایک لمبی چادر تان کر سو گئے ہیں، آپ نے جو صرف ہیر اور رانجھا کی کہانیاں سن کر اپنے لئے جنت منتقل کرالی ہے، آپ نے صرف کہانیوں پر گذارہ کر کے اپنے آپ کو مطمئن کر لیا ہے، آپ میں بیداری لانے کیلئے سنیت کو جگانے کیلئے سنی قوم کو منظم کرنے کیلئے، سنیت کو ایک علَم کے نیچے لانے کیلئے، اور اس کفر اور اس غلاظت کی ہمیشہ کیلئے راہ روکنے کی غرض سے میں یہ کفریہ کلمات نقل کر رہا ہوں شاید اس صورت میں تم بیدار ہو جاؤ اور تم ہمارے مؤقف کو سمجھنے میں کامیاب ہو سکو۔

کون صحابہؓ؟

توجہ کیجئے، ظلم کی انتہا ہو گئی، قیامت ٹوٹ گئی، اندھیرا چھا گیا، رب کا غضب دستک دیتا ہوا نظر آتا ہے کہ آج اصحابِ رسولؐ کی ماؤں کو گندی اور ننگی گالیاں جو گالی کسی عام بازاری آدمی کو بھی کوئی نہیں دیتا اور نہیں دے سکتا ہے، وہ گالی چودہ صدی بعد اصحابِ رسولؐ کو جنھوں نے بچے دیئے ...... وطن دیا ...... جان دی ...... میخوں کی نوکوں کے سامنے کھڑے رہے ...... جنھوں نے پیٹ پہ پتھر باندھ کے دین کی اشاعت کر چھوڑی ...... جنھوں نے بھوک برداشت کر کے پیغمبروں کا ساتھ دے چھوڑا ...... جنھوں نے کفر کے اڈے اکھیڑ پھینکے ...... جنھوں نے

لات وعزیٰ کی شاہیاں ہمیشہ کے لئے مٹا دیں ...... جنھوں نے پیغمبر اسلام کے لائے ہوئے ضابطہ حیات کو دور دور تک پہنچایا ...... جو قیصر و کسریٰ، انطاقیہ، قبرص جیسے جزیرے، علاقے ممالک فتح کر کے اسلام کا علم گاڑھ گئے ...... قرآن پہنچا گئے ...... سنت پہنچا گئے ...... نبی ﷺ کی ایک ایک سنت آپ تک منتقل کر گئے ...... اور سب کچھ بیچ کے اپنا سب کچھ قربان کر کے تم تک دین پہنچا گئے، آج اُن صحابہؓ کو ماں کی گالی اور وہ بھی ننگی وہ بھی انتہائی غلیظ اور انتہائی گندی دی جا رہی ہے، جسے میں مائیک میں نقل نہیں کر سکتا ہوں۔

سنیو! سنیو! ہائے مٹ گئی سنیت ...... ہائے مر گئے مولوی ...... ہائے مر گئی قوم ...... ہائے مر گئے مسلمان ...... اس حد تک بھی ظلم ہونا تھا ہماری زندگیوں میں ...... بغاوت بنوامیہ کے نام سے لاہور سے کتاب غلام حسین نجفی کافر ملعون رافضی کی چھپی ہے، اس کے صفحہ نمبر ۳۳۱ پر فاتح مصر عمرو بن العاصؓ ...... صحابی رسولؐ ...... کو ماں کی گالی دیتے ہوئے یہ دجال بن دجال لکھتا ہے کہ عمرو بن العاصؓ کی ماں، نابغہ اتنی بدمعاش عورت تھی کہ گاہکوں کے لئے اس کی ٹانگیں ہر وقت بچھی رہتی تھیں، ہائے ہائے ہائے، سنیو! کلیجہ منہ کو آتا ہے، بتلاؤ میں کہاں جاؤں کس در پر دستک دوں، میں آج اپنے مرشد کی قبر پہ دستک دیتا ہوں میں آج مرشد کے دروازے پر دستک دیتا ہوں میں آج مرشد کے گھر دستک دیتا ہوں۔

میں کہاں جاؤں؟

مرشدو! بتلاؤ میں کہاں جاؤں؟ اس حد تک گالیاں؟ یہاں تک صحابہؓ لاوارث ہو گئے؟، "۱۴۰۰ سال دے بعد ماں دی گال" اور وہ بھی اتنی گندی اور اتنی غلیظ، میں کہاں جاؤں، مجھے راہ بتلاؤ؟ مجھے در بتلاؤ؟ مجھے لائن بتلاؤ؟ میں مرنے کو پھر رہا ہوں مرنے کو......

قرآن ہتھیلی پہ رکھ کے میرا رب جانتا ہے ...... کوئی شعبدہ بازی اور تصنع نہیں ہے ...... شیر محمد اور یوسف مجاہد کو میں نے اولاد کے نام وصیت لکھ دی کہ میرا وجود بھول جاؤ......

تمہارا رب مالک ...... میں صحابہؓ کی عظمتوں کے لئے جان دے جاؤں گا ......آگے رب جانے اور اس کی پیاری مخلوق جانے ......

سپاہ صحابہؓ کے ہر کارکن کی یہ ڈیوٹی ہے کہ مفادات سے بالاتر ہو کر اس کافر کی راہ روکنے کے لئے لائن ہموار کریں اپنی صفوں میں نظم وضبط لائیں۔

سنیو! یہ وہ مجبوری ہے جس کی وجہ سے میری زبان میں تلخی آئی ہے، جس کی وجہ سے مجھے مشکلات سے گزرنا پڑا ہے، اگر تم ہمارے اس مؤقف کو صحیح سمجھتے ہو تو اپنے حالات بدلو، اپنی زندگیوں میں انقلاب لاؤ، اپنی زندگیوں میں تبدیلی لاؤ، ورنہ قیامت کے دن تم رسول ﷺ کو منہ نہیں دکھا سکو گے، اس کی پیاری جماعت نے جس نے سب کچھ قربان کیا ہے، آج ان کی ماں محفوظ نہیں آنگن ڈائیجسٹ لاہور سے چھپا ہے اس کا بے ایمان مصنف لکھتا ہے معاویہ بن ابی سفیانؓ کی بیٹی اور اسی طرح تمام صحابہؓ کی بیٹیاں ہت نیا عاشق تلاش کرتی تھیں، ہائے نہ بیٹیاں محفوظ...... نہ انکی خود ذات محفوظ ...... نہ نانیاں محفوظ ...... نہ دادیاں محفوظ ...... یہ تمام کفر شیعہ کا کفر ...... ہے، اگر اب بھی تم شیعوں کو کافر نہیں سمجھتے ہو، نہیں کہتے ہو تو پھر میں تمہیں مؤمن ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں، بازو کھڑا کر کے آج کے اس اجتماع میں کوئی ایک آدمی کہے جو کہے کہ میں شیعوں کو کافر نہیں سمجھتا۔

تم گوشہ گوشہ سے آئے ہو، تم پورے پنجاب کے بیٹھے ہو، پورے ملک کی نمائندگی ہے کہیں سے ایک کہیں سے دو کہیں سے چار آدمی آئے ہیں گواہ رہنا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے، گواہ رہنا میں نے حجت پوری کر دی ہے، گواہ رہنا میں نے تمہیں کافروں کے کفر سے مطلع کیا ہے، گواہ رہنا کہ میں نے بتلایا ہے کہ صحابہؓ پاکستان میں مظلوم ہو گئے، گواہ رہنا کہ یہ ہمارا دردِ دل تھا جو تمہارے سامنے رکھ دیا ہے اللہ کے گھر میں کھڑے ہو کر ﴿لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ﴾ کلمہ پڑھ کر عرض کر رہا ہوں کہ کلمہ پڑھ کے بتلا رہا ہوں کہ ہم اس میں منافق نہیں ہیں یہ

جلسے میرا کاروبار نہیں ہیں، دن رات کے سفر میرے پیٹ کے لئے نہیں ہیں میرا رب جانتا ہے یہ دردِ دل ہے، جو میں امت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور رکھتا چلا جارہا ہوں، اور اس امید پر کہ کبھی اس مٹی میں زرخیزی آئے گی، اس امید پہ کہ یہ کبھی پودے رنگ لائیں گے، اس اُمید پہ کہ یہ امت بیدار ہوگی، میری زندگی میں نہ آئی تو مجھے یہ توقع ہے کہ میری موت کے بعد آجائے گی۔

کیا منہ دکھائیں گے؟

میں صحابہؓ کے سامنے جانے کا منہ نہیں رکھتا ہوں کہ ہم زندہ تھے تمہاری بیٹیوں کو گالی، ہم زندہ تھے تمہاری ماؤں کو گالیاں، ہم زندہ تھے تمہاری نانیوں کو گالیاں، ہم کیا منہ دکھائیں گے قیامت کے دن؟ سنیو! وقت آیا ہے کہ بیدار ہو کے میدان میں آؤ تا کہ ان کافروں کے قلم، زبان، قدم ہمیشہ کیلئے روک دیئے جائیں، اگر تم ایسا کام نہیں کرتے ہو تو مجرم ہو، یہ دردِ دل تھا جو میں نے رکھنا تھا اور رکھ دیا ہے، آپ پورے ملک سے آئے ہیں، میں امید کرتا ہوں کہ آپ ہمارے اس پیغام کو ان مقامات تک بھی پہنچائیں گے جہاں ہم نہیں پہنچ سکتے ہیں، اور میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ آپ سپاہِ صحابہؓ کا ساتھ ہر جگہ دیں گے جہاں آپ جائیں گے، آپ ان نوجوانوں کے ہاتھ بٹائیں گے، ساتھ دیں گے، فیصلہ کن اقدام ہم نے کرنا ہے، لیکن اس سے پہلے ایک تیاری ضروری ہے، اور اس میں میں پرامید ہوں کہ پوری قوم سنی قوم، ہمارے اس مؤقف کو سمجھنے کے بعد صرف اتفاق ہی نہیں بلکہ عملاً میدان میں آنے کیلئے تیاری کرے گی۔

رب العزت آپ کو صحیح لائنوں پر کام کرنے کی توفیق بخشے، صحیح مرشدوں کے ساتھ وابستہ رکھے اور صحیح پیروں کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی توفیق دے اور عملی اقدامات کرنے کی توفیق بخشے، اللہ رب العزت اس ادارے کو دن دگنی رات چگنی ترقی نصیب فرمائے! آمین۔

حضرت شیخ کا یہ ادارہ ان کا لگایا ہوا یہ پودا یہ ایک دن بہت بڑی یونیورسٹی بنے،

آمین! حضرت کے متوسلین جتنے معتقدین جتنے مریدین ہیں رب العالمین ان سب کا خاتمہ ایمان پر کرے آمین!، ہم سب کو خلوص کے ساتھ نیک نیتی کے ساتھ اصحاب رسولؓ، امہات المؤمنین اولادِ رسول، رسالت مآبؐ کے ناموس کا تحفظ کرنے کی توفیق عطا فرمائے!

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحيم

THE HAQ CHAR YAAR WEBSITE
IS DEDICATED IN THE NAME OF
THE COMPANIONS [R.A]
OF
PROPHET [PEACE BE UPON HIM].
WE ARE REVEALING THE TRUTH AND
FACTS ABOUT THE ANTI SAHABAH [R.A]
PROPAGANDA OF
THE NON MUSLIM ORGANIZATIONS.

WWW.KR-HCY.COM